معذرت احباب کے ساتھ میں اس افسوس میں شریک ہوں کہ ۹ ستمبر کا بدر نہیں نکل سکا لیکن یہ رنج کسی قدر کم ہو جائیگا اگر آپ سُنیں گے کہ اس وقت تک بھی کاغذ بوجہ سیلاب اور بارش کے بٹالہ سے قادیان نہیں پہونچ سکا۔ ۱۶ ستمبر کے اخبار کے نکلنے کی بھی کوئی صورت نہ تھی۔ مگر میگزین سے ۲۰ پونڈ کا کاغذ خرید لیا گیا اور تقریباً ڈیوڑھے خرچ کو برداشت کرکے یہ اخبار نکالا گیا ہے پھر بھی ضمیمہ نہیں نکل سکا۔ میں کوشش کرونگا کہ ۲۳ ستمبر کے اخبار میں ۴ ورق ضمیمہ تفسیر دے سکوں۔

مژدہ

تمام وہ اُردو و فارسی نظمیں جو حضرت اقدس نے یوم الوصال تک اپنی کتب مطبوعہ میں درج فرمائیں اور درثمین حصہ اول میں شائع نہیں ہوئیں۔ درثمین حصہ دوم میں چھپ گئیں۔ چار آنے قیمت مقرر کی گئی ہے احباب جلد منگوائیں کیونکہ صرف ۵۰۰ جلد چھپوائی گئی ہیں ورنہ پھر حصہ اول کی طرح حصہ دوم

خطبہ جمعہ

۱۰ ستمبر ۱۹۰۹ء کو امیر المومنین نے خطبہ جمعہ۔ سَلْ بنی اسرائیل کم اٰتینٰھم من اٰیۃ بینۃ۔ ومن یبدل نعمۃ اللہ من بعد ما جاءتہ فان اللہ شدید العقاب۔ پڑھا۔ بنی اسرائیل کو کس قدر کھلے کھلے نشان دیئے ان کے دشمن کو ان کے سامنے اسی بحر میں جس سے صحیح سلامت نکل آئے ان کے دیکھتے دیکھتے ہلاک کیا ان کے املاک کا وارث کیا اور پھر یہ کہ بنی اسرائیل سب کے سب غلام تھے۔ حضرت موسیٰ خود فرماتے ہیں۔ وتلک نعمۃ تمنھا علیّ ان عبدت بنی اسرائیل۔ خدا نے انپر یہاں تک فضل کیا۔ کہ غلامی سے بادشاہی دی۔ نبوت دی۔ تمام جہان کے لوگوں پر فضیلت دی۔ چنانچہ فرماتا ہے اِذْ جَعَلَ فِیْکُمْ اَنْبِیَاءَ وَجَعَلَکُمْ مُلُوْکًا وَّاٰتٰکُمْ مَّالَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِیْنَ۔

لیکن جب بنی اسرائیل نے ان انعامات الٰہی کی کچھ قدر نہیں کی تو باؤ بغضب من اللہ۔ اور ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ کا فتوے انپر چل گیا وہی یہود جو تمام جہان کے لوگوں پر فضیلت رکھتے تھے۔ دنیا میں ان کے رہنے کے لئے کوئی اپنی سلطنت نہیں۔ جدہر جاتے ہیں۔ بندروں کی طرح دھتکارے جاتے ہیں۔ یہ کیوں۔ ومن یبدل نعمۃ اللہ من بعد ما جاءتہ فان اللہ شدید العقاب۔ اب یہاں بنی اسرائیل نہیں بیٹھے سب مسلمان ہی ہیں۔ مسلمانوں پر خدا نے بنی اسرائیل سے بڑھکر انعامات کئے ان کو نہ صرف بنی اسرائیل کے ملکوں کا وارث کیا بلکہ اور ملک بھی دیئے ملک شام کے علاوہ افریقہ تک حکومت دی۔ جبل الطارق پر بھی حکمراں تھے۔ مشرق میں کاشغر بخارا سے چاٹگام تک پہونچے۔ لیکن جب مسلمانوں نے خدا کی نعمتوں کی قدر نہ کی۔ تو جبل الطارق۔ جبرالٹر بن گیا۔ کاشغر وغیرہ پر روس کی حکومت ہوگئی گنگا کا کنارا اور سندھ انگریزوں کے قبضہ میں آیا ایسا کیوں ہوا جو بنی اسرائیل نے کیا وہی مسلمانوں نے کیا خدا نے انکو ایسا دین دیا۔ جو کل دینوں سے بڑھکر ہے ایسی کتاب دی جو کل کتب الٰہیہ کی جامع ہے، ایسا نبی دیا جو تمام انبیاء کا سردار ہے (اور احمدیوں کو تو وہ امام دیا جو تمام اولیاء کا سردار ہے) بنی اسرائیل کے فرعون کو تو سمندر میں غرق کیا مگر ہمارے نبی کریم کے فرعون (ابوجہل) کو باوجودیکہ ہم کتابوں میں یہی پڑھتے آتے ہیں امان لا یکون فی البحر امان یغرق خشکی میں غرق کرکے دکھا دیا۔ کس قدر افسوس ہے، کہ مسلمان ان نعمتوں کی بے قدری کر رہے ہیں اس کتاب کی جسکو ذٰلک الکتاب فرمایا (یعنی اگر کوئی کتاب ہے تو یہی ہے) کچھ پروا نہیں کی جاتی اسمیں اس قدر علوم ہیں کہ شاہ عبد العزیز فرماتے ہیں۔ کتابیں جمع کرنے کے لئے ۳ کروڑ روپیہ چاہیئے (یہ ان کے زمانے کا ذکر ہے اب تو اس قدر کتابیں ہیں کہ کئی کروڑ روپے بھی کافی نہ ہوں) لیکن کئی مسلمان ہیں جو اس کے معمولی معنے بھی نہیں جانتے پھر خود پسندی خود رائی کا یہ حال ہے کہ نہ قرآن سے واقف نہ حدیث سے آگاہ نہ حفظ نفس حفظ مال حفظ اعراض کے اصول سے باخبر مگر اپنی رائے کو کلام الٰہی پر ترجیح دینے کو تیار۔ قرآن کو امام و مطاع نہیں بناتے۔ تم

بک ڈپو پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی اکمل اسسٹنٹ چھپ کر شائع ہوا۔

پیامِ صادق

اس سال عاجز کو قادیان سے باہر جانے کا معمول سے بہت زیادہ اتفاق ہوتا رہا ہے اور اس وقت یہ مضمون بھیرہ سے لکھتا ہوں جہاں مجھے اپنی والدہ مکرمہ کے ہمراہ آنا پڑا ہے اور غالباً انہیں کے ہمراہ مجھے ڈیرہ غازی خان بھی جانا پڑے گا جہاں میری ہمشیرہ رہتی ہے اور آجکل بیمار ہے وہ میری ایک ہی بہن ہے خدا تعالیٰ کا فضل و کرم اس کے شامل حال ہو۔ آمین۔ میرے پیچھے برادر اکمل بدستور اخبار کا کام کرتے رہیں گے۔ میں احباب کی اطلاع کے واسطے یہ چند سطور لکھ کر یہاں سے روانہ کرتا ہوں۔ قادیان سے بھیرہ کو آتے ہوئے اسٹیشن وزیر آباد پر مخدومی سید عابد علی شاہ صاحب سے ملاقات ہوئی اور نیز ان کے عزیز سید محمد حسین شاہ صاحب سے جو نوشہرہ کو جاتے تھے اور لالہ موسیٰ تک میرے رفیقِ راہ تھے۔ ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے کہ مجھے اپنی ماموں زاد ہمشیرہ کے ہمراہ گوجرانوالہ جانا پڑا تھا تو حضور خلیفۃ المسیح نے مجھے یہ فرما کر وہاں جانے کی اجازت دی تھی کہ گوجرانوالہ میں وعظ کرنے کی نیت کر لوں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا میں خوب جانتا ہوں کہ میں گیا اور میرا وعظ کیا میرے سابقہ اڑھائی ماہ کے دورہ میں میرے وعظوں پر قوم نے بہت کچھ تحسین و آفرین کے نعرے بلند کئے اور شکریے ادا کئے گئے اور ایک تعداد نو مریدین کی سلسلہ احمدیہ میں بھی داخل ہوئی۔ مگر میرا دل اس پر اطمینان پذیر نہیں ہے اور میں نہیں یقین کرتا کہ اس سفر میں مجھے اس معاملہ میں کوئی کامیابی ہوئی ہے اور منجملہ دیگر اسباب کے یہ بھی ایک سبب ہوا کہ میں نے آیندہ دورے کی تجویز کو باوجود کثرت خطوطِ دعوۃ کے ملتوی کر دیا۔ اس کے بعد میں ارادہ کر چکا تھا کہ اب وعظ کے واسطے باہر نہ نکلوں گا۔ چنانچہ میں اس ارادے پر قائم ہوں۔ لیکن جب بعض دیگر اسباب نے مجھے باہر نکالا تو حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کی متابعت میں میں نے گوجرانوالہ میں وعظ کیا اور اسی نیت کو ساتھ لے کر بھیرہ آیا ہوں اور اگر ڈیرہ گیا تو اس نیت کو ساتھ لے کر جاؤں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے جب کہ ہمیں ایک امام ملا ہے جو ہمارے واسطے درد مند دل رکھتا ہے اور ہمارے تمام امور میں ہمیں ہمدردی کا جوش خدا نے اسے بخشا ہے۔ تو اس کی پاک نصائح پر عمل نہ کرنا ایک گناہ ہو گا اس وقت تمام فرقہائے اسلام میں سے بلکہ تمام دنیا کے مذاہب میں سے صرف ایک احمدیہ فرقہ ہے۔ جو ایک امام کے ماتحت ایک ہی سلسلہ میں منسلک ہے۔ اس وقت دنیا میں باہمی اتحاد کے واسطے بہت سی تدبیریں اور تجویزیں سوچی جاتی ہیں اور پیش کی جاتی ہیں۔ لیکن وحدت قومی کے واسطے اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہو سکتا کہ تمام قوم ایک متقی صالح۔ زاہد عالم باعمل نفسانی اغراض سے پاک انسان کے ماتحت ہو کر چلے اختلافِ طبائع کے سبب اختلاف رائے کا ہونا ضروری ہے اور یہ اختلاف رحمت ہے بشرطیکہ ایک زبردست روحانی طاقت کی طرف قوم کے افراد کی نگاہیں ایسی عزت اور عظمت کے عقیدہ سے جھک جاویں کہ وہاں تک پہونچکر وہ اپنی خواہش اور رائے کو قربان کرنے کے واسطے ہر وقت طیار رہیں بغیر اس کے کبھی کسی قوم کا شیرازہ درست نہیں ہو سکتا یہی سبب ہے کہ شریعت اسلام نے امارت کا عہدہ کسی کے واسطے ورثہ نہیں قرار دیا۔ بلکہ فرمایا ہے کہ ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقٰکم۔ نماز کیوقت بھی امام اسی کو بنایا ہے جو سب سے زیادہ قرآن شریف جانتا ہو۔ دنیوی رنگ میں جہاں کہیں اس اصل کو چھوڑا گیا ہے۔ وہاں بادشاہ یا تو ظلم و تعدی کا نمونہ بن گئے ہیں یا محض بے اختیار نمائشی حاکم رہ گئے ہیں اِلّا ماشاء اللہ غرض وحدت قومی کے واسطے یہ اشد ضروری ہے کہ ہم سب ایک کے ہو کر رہیں۔ والسلام۔ باقی آیندہ انشاء اللہ۔

رمضان المبارک

وہ مبارک مہینہ جو مومنوں کی روحانی ترقیوں کے لئے ایک استاد کا کام دیتا ہے یقیناً اس وقت شروع ہو گا جب یہ پرچہ ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچیگا۔ ہمارا معمول ہے کہ رمضان کے متعلق ضروری ہدایات اخبار میں چھاپ دیا کرتے ہیں اس دفعہ میں اس فرض کو بہت خوشی سے ادا کرتا مگر ۲۴ ستمبر ۱۹۰۸ء کے بدر میں جو مضمون میرا چھپ چکا ہے وہ ہر پہلو سے ایسا جامع ہے کہ میں اب کسی مزید تحریک کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ ناظرین اسے مطالعہ فرمائیں ہاں میں کوشش کروں گا کہ اگلے ہفتے اس کا خلاصہ دیدوں۔

نقشہ اوقات سحری و افطار بھی چنداں مفید نہیں کیونکہ ہر شہر کا طلوع و غروب بالعموم جدا جدا ہے۔ پھر اکثر گھڑیوں کی چال درست نہیں ہوتی۔ اس لئے خود ایک معین طلوع و غروب کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اندازہ کر لینا چاہیئے۔ طلوع سے ۲۴ منٹ ا گھنٹہ احتیاطاً ۱½ گھنٹہ اول صبح صادق شروع ہوتی ہے اور غروب سے پانچ منٹ بعد افطار کا وقت آتا ہے۔ قیام رمضان کے متعلق میں نے اپنے سید و مولیٰ حضرت امام الائمہ سے بارہا کئی رنگوں میں دریافت کیا ہے آپ نے ہمیشہ یہی فرمایا ہے۔ کہ یہ کوئی الگ نماز نہیں وہی تہجد کی نماز ہے اگر کوئی پہلی رات نہ پڑھے تو پھر عشاء کے بعد گیارہ رکعت پڑھے (رہائیں سے بھی منع نہیں فرمایا) قرآن سننے کے لئے باجماعت پڑھے تو بھی جائز ہے مگر افضل تہجد ہے سفر میں روزے کو آپ نے پسند نہیں فرمایا سفر کی حد کے متعلق یہی فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ہر روز معمولی کاروبار یا سفر کے لئے جاتا ہے تو وہ سفر نہیں بلکہ سفر وہ ہے جسے انسان خصوصیت سے اختیار کرے خواہ تین چار کوس ہو (لطیف ضابطہ سات کوس آخری حد ہے) اور صرف اس کام کے لئے گھر بار چھوڑ کر جائے اور عرف میں وہ سفر کہلاتا ہو اور جسے مومن اپنے فہم سلیم۔ خلوص نیک نیتی سے واستفت قلبک کی ماتحت سفر قرار دے۔

میں نے ان تمام باتوں کو سوالات کی صورت میں احتیاطاً حضرت خلافت مآب میں بھی پیش کر لیا ہے جو درج ذیل ہے اسی پر عمل کرنا چاہیئے بعض احباب باوجود اس بات کے کہ حضرت اقدس کسی مسئلہ کا فیصلہ فرما چکے ہیں۔ یا امیر المومنین بارہا اسے بتا چکے ہیں پھر وہی مسئلہ پوچھتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ مناسب نہیں۔

سوال اول۔ دیہات میں کاشتکار اور یوں بھی مسلمان عموماً سوائے قل ہو اللہ یا پچھلی دس سورتوں یا بعض اور سورتوں کے کچھ بھی یاد نہیں رکھتے۔ پس ان کے لئے رمضان میں اکیلے تہجد میں پچھلی رات قیام رمضان افضل ہے۔ یا جماعت کے ساتھ کسی حافظ یا زیادہ قرآن
جواب۔ تہجد بہر حال افضل ہے مگر جنکو تہجد نہ ملے وہ عشاء کے بعد ۸ رکعت پڑھ لیں تو تعامل میں یہ بات موجود ہے۔

سوال دوم۔ ایسا ہی رمضان میں اکیلے تہجد پڑھنا افضل ہے یا کسی حافظ یا زیادہ قرآن یاد رکھنے والے کے پیچھے پچھلی رات باجماعت قیام رمضان کرنا
جواب۔ اور سماع قرآن کے لئے تو انفع تر یہ تدبیر ہے۔

سوال سوم۔ اسی کے ساتھ میں بھی دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جب قرآن کے معنے نہ سمجھتے ہوں تو اس کا سننا کیونکر فضیلت رکھتا ہے اس بات کہ کوئی شخص خود اکیلے تہجد میں گڑگڑا کر اپنی زبان میں دعائیں مانگے۔
جواب۔ نفس قرارت۔ قرآن کریم کی اسمیں حفاظت ہے۔ [illegible] اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ (افضل ہے)

سوال چہارم۔ کتنے کوس سفر جانا ہو تو دفعۃً من کان منکم [illegible] چاہیئے غالباً شریعت نے مومن کو حالات و فہم پر اسے چھوڑ دیا ہے۔ مگر عوام الناس کے لئے ضابطہ ضروری ہے۔ جواب۔ سات کوس سفر ہے

سوال پنجم۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی سمجھا دیجئے کہ دیل میں سفر میں بھی تکلیف نہیں ہوتی جتنی بعض پیشہ وروں کو بیائی وکٹائی کے موسم میں ہوتی ہے پس کیا وجہ ہے کہ ایک آرام سے فسٹ یا سکینڈ کلاس میں سفر کرنیوالے کو تو روزہ نہ رکھنے کا حکم ہو پھر رکھے اور ایک بیل یا بھینسے چلانے والے کو جو کڑکڑاتی دھوپ میں ہو روزہ رکھنے کا حکم [illegible]

کلام امیر المؤمنین ؑ

وحدت کی ضرورت

ایک انگریزی خوان گریجوایٹ مسافر سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ گورنمنٹ کے نظام کی طرف دیکھئے کہ کیونکر اس مین وحدت پائی جاتی ہے پٹواری سے لے کر گرداور۔ نائب تحصیلدار۔ تحصیلدار۔ افسر مال ڈپٹی کمشنر۔ کمشنر۔ لفٹنٹ ویسرائے یہ تمام اگر دیکھین تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس انتظام میں ایک وحدت ہے۔

آپ ان کے مذہب مین دیکھین سب پادری لارڈ بشپ کی ماتحت ہین ایک پادری دوسرے کے علاقہ مین وعظ تک نہین کرسکتا۔ ادہر ہند و علاقہ دیکھو وہ خواہ کس قدر آزادی پکارین۔ مگر تلک۔ بینرجی کے خلاف نہین کرتے۔ حالانکہ ہندو کوئی مذہب نہین۔ پھر بھی اتنا اتفاق ہے یہ جو مین نے کہا۔ ہندو کوئی مذہب نہین یہ صحیح ہے اب تک کوئی جامع مانع تعریف اس کی مجھے کسی نے نہین سنائی۔ ایک دفعہ مجھے ایک عظیم الشان شخص نے کہا کہ ہندو وہ ہے جو تناسخ کا قائل ہو۔ مین نے کہا۔ غلط آغاخانی فرقہ تناسخ کا قائل اور پھر مسلمان کہلاتا ہے اور برہمو سماج تناسخ کا سخت منکر پھر بھی ہندو۔

جب کوئی نظام قومی بغیر وحدت کے چل نہین سکتا تو ضرورت ہے مسلمانون مین بھی وحدت کی چنانچہ ان کو ارشاد باری تعالےٰ ہے کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا دیکھئے کس قدر اطناب پھر ایجاز فرمایا۔ ہر امر و نہی کو اکٹھا کر دیا مگر مسلمانون نے اس حکم کی کچھ پروا نہ کی۔ آپس مین لڑتے جھگڑتے ہین ان مین حد درجہ تفرقہ ہے یہ کیون اس کی وجہ قرآن نے ہمین بتائی ہے۔ فنسوا حظاً مما ذکروا بہ فاغرینا بینہم العداوۃ۔ مسلمانون مین تفرقہ اسی لئے ہے کہ انہون نے قرآن شریف کی تعلیم کو چھوڑ دیا ان کا کوئی لیڈر نہین جسکی ماتحت وہ چلین کیا یہ وحدت پیدا ہو سکتی ہے جب تک وہ ایک امام کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے نہ ہونگے۔ اس ملک مین چشتیون کا بہت زور رہا ہے مگر کب تک؟ جب تک نظام الدین معین الدین۔ قطب الدین بختیار کاکی اکیلے بادشاہ تھے کوئی ایک کے مقابلہ مین دوسرا نہ تہا۔ جب بہت سے خلیفے ایک دوسرے کے مقابل ہوئے۔ تو اس خاندان کو زوال آیا۔ لکھا ہے کہ قطب الدین جب حالت نزع مین تھے تو ان کے دو خلیفے پاس بیٹھ گئے ایک سرہانے ایک پائنتی۔ مطلب یہ کہ جاتی دفعہ ہمین جانشین کر جائین لیکن آپنے ہوش آتے ہی کہا۔ فرید الدین آیا۔ عرض کیا گیا نہین فرمایا۔ ہمارا یہ مصلی۔ ٹوپی۔ وغیرہ وغیرہ اسے دین اور سب اس کی بیعت کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ فرید الدین دہلی آئے یہان امیری کا رخانہ تھا۔ ایک جاٹ نے کہا فرید الدین اب تو تم ملنے سے بھی رہے فوراً آپ پاک پٹن چلے گئے۔ فرمایا اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے تو دہلی والے بھی چل کر دہین آ جاوینگے چنانچہ پاک پٹن مرکز چشتیان ہوگیا۔ صرف اس لئے کہ وحدۃ تھی۔ ایک امام کے تابع تھی۔

اس تقریر سے کم از کم یہ نتیجہ تو نکلتا ہے کہ ایک امام کی ضرورت ہے جو وحدت پیدا کرے۔

دیکھو بنگالی کہنے کے ساتھ ہی یہ خیال آجاتا ہے کہ کوئی ہندو ہے حالانکہ مسلمانون کی تعداد زیادہ ہے بات یہ ہے۔ کہ ہندون کا کوئی لیڈر ہے اور وہ وحدت کی لذتون سے آشنا ہین سارے بنگال مین مسلمانون کے کتنے کالج ہین کیون نہین اسی لئے کہ وحدت نہین۔

ہمارے حضرت صاحب کا مقصد مسلمانون مین وحدت پیدا کرنا ہے لوگ کہتے ہین کہ تم شیرازہ قومی بکھیر رہے ہو یہ غلط ہے بلکہ بکھر گیا تہا اس کو جمع کر رہے ہین ایک شخص مجھے ریل مین ملا اور اس نے کہا آخر تم ہی تفرقہ اندازی ہی کر رہے ہو۔ مین نے کہا آپ کی کیا غرض ہے کہا ہم چاہتے ہین سب مسلمان متحد ہو جاوین۔ مین نے کہا بڑا مبارک مقصد ہے مگر آپ کامیاب کیون نہین ہوتے کہا یہ مولوی کچھ نہین کر دیتے پھر مین نے جو چھیڑا تو فقرا اور امراء کو ایک ایک کر کے گالیان دینی شروع کین۔ جب سارا جوش نکال چکا تو مین نے کہا۔ بندۂ خدا دو آدمی ہی تمہارے ساتھ ہین؟ کہا نہین۔ مین نے کہا سوچو کیا تم شیرازہ قومی اکٹھا کرنے والے ہو دیکھو تم نے کتنے لوگون کو اپنے سے جدا کیا اور ہم نے تو پھر اتنی جماعت جمع کر لی ہے۔

یہ جو آپ پوچھتے ہین کہ مسلمانون کو پالٹیکس کی ضرورت ہے، یا نہین۔ مین آپ کو پالٹیکس کے کئی معنے بتا چکا ہون جس سے آپ پر واضح ہو گیا کہ مین پالٹیکس کے مفہوم کو خوب سمجھتا ہون۔ ازانجملہ ایک یہ ہے کہ ایک مذہب یا ایک سلطنت یا ایک شخص کی خاطرداری کے لئے جو کچھ بن پڑے کرنا۔

اب مین آپ کو بتاتا ہون کہ **اسلام کو پالٹیکس سے کوئی تعلق نہین۔**

اور موجودہ صورت مین تو پہلے مسلمانون کو مسلمان ہونے کی ضرورت ہے جب مسلمان ہو جاوین تو پھر پالٹیکس کی طرف توجہ کرین۔ جب مسلمان نہین۔ تو ان کی جد وجہد اسلام کے لئے مفید نہین کیونکہ جد وجہد کرنیوالے جب مسلمان نہین تو پھر اسلام کو کیا فائدہ۔

یاد رکھو مسلمان ہونا موقوف ہے وحدت پر اور وحدت آتی ہے تعلیم سے اور تعلیم قرآن سے۔ پہلے قرآن کو قائم کرو۔ مسلمان بن جاؤ جب مسلمان بن گئے تو وحدت کا ہونا لازمی ہے جب وحدۃ آگئی تو پالٹیکس خود بخود تم مین پیدا ہو جائیگا۔ ہنوز اس قسم کی کوشش قبل از وقت ہے۔ مسلمانون کے لئے فی الحال تو دین ضروری ہے اسلام مین سلطنت ضروری نہین کیا مکہ مین مسلمان نہ تھے حبشہ مین مسلمان نہ تہے اور یہ جو کہتے ہین کہ ہندو ہمارے حقوق لئے جاتے ہین۔ مین کہتا ہون کہ کیا عرب تمام کفار کا نہ تھا لیکن جب مسلمانون نے قرآن کو قائم کیا ان مین وحدۃ آگئی تو کفار کا کچھ بہی زور نہ رہا بلکہ ان کی حاصل کردہ چیزین ان مسلمانون کو مل گئیں۔

المفتی

زمین مین عشر

آتوا حقہ یوم حصادہ جب کاٹو جو کچھ زمین پر سرکاری اور کسی مالک کے حقوق ہین۔ ادا کرو۔ اس ملک مین اکثر زمینین خراجی ہین جن پر انگریزون کا خراج کوئی نہین۔ ان کا ..... ساڑہے بائیس من نصاب اہل حدیث کے نزدیک اور حنفی نصاب کے قائل نہین۔

معاملہ سرکاری جہان ہے وہ زمین خراجی ہے خراج اور عشر دونون جمع نہین ہوتے۔ بھادلی کیا معنے پانچوین حصہ پر زمین لینے والا تو زمین کا مالک ہی نہین وہ صرف مزدور ہے اگر ان مسائل مین تردد ہو تو دلائل لکھون گا۔

نمبر ۲۔ شرع اسلام مین اور فقہاء حنفیہ کے کتب مین جو امر مجھے معلوم ہے وہ یہ ہے کہ ایک زمین عشری اور خراجی دونون محاصل کی جامع نہین ہو سکتی۔ چند اوقافی اور جاگیرون کی زمینین چھوڑ کر باقی علے العموم پنجاب کی زمینین خراجی ہین اور انگریزون نے جو چاہا ہے ان پر خراج لگایا ہے۔ ان پر اب عشر کس طرح لگ سکتا ہے۔ یہ جواب آپکے تمام سوال کا جامع ہے۔ اگر کافی نہ ہو۔ تو پھر لکھو۔

والسلام

نورالدین۔ ۲۰ مئی ۱۹۰۹ء

لوکان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا

خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کی معرفت سچ فرمایا کہ قرآن مجید میں اختلاف نہیں مگر نور افشان کے ایڈیٹر نے ہمارے مطالبہ کے جواب میں آٹھ ایسے دئے ہیں جنہیں اس کے نزدیک اختلاف ہے۔

حوالے اس قدر غلط ہیں کہ میرا بہت سا وقت (تین گھنٹے کے قریب) آیات کی تلاش کی پریشانی میں گذرا۔ جو حوالہ پادری صاحب نے دیا وہاں وہ آیت نہ ملتی تھی جس کا مضمون وہ بیان کرتے ہیں چونکہ میں اپنے اصول کے لحاظ سے پادری صاحب کو معذور خیال کرتا ہوں کیونکہ وہ غیر مسلم ہیں اس لئے میں نے اس مضمون کی آیت کو ادہر ادہر سے خود تلاش کیا ان تمام آیات پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پادری صاحب کو ذاتی طور سے کوئی تحقیق نہیں بلکہ آپ نے کسی مخالف کی کاسہ لیسی کی ہے اب یہ جواب پڑھ کر بھی اگر وہ اپنی رائے پر بلا کسی وجہ وجیہ کے قائم رہیں تو پھر مجھ کو ان کی دیانت، امانت کے علاوہ صداقت کی تڑپ رکھنے میں بھی شک ہو گا۔

(۱) ایک تو آپ لکھتے ہیں کہ خدا پاک ہے مگر دوسری جگہ ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ آیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا فریب کرتا ہے۔

پادری صاحب نے مکر کے معنے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے جناب! قرآن شریف اردو میں نہیں کہ آپ وہاں اُردو محاورے کے مطابق معنے کرتے ہیں۔ مکر کے معنے ہیں مخفی تدبیر کے دیکھو لسان العرب المکر احتیال فی خفیۃ۔ پھر مکر کے معنے ہیں۔ صرف الغیر عما یقصد ہ بحیلۃ یعنے مخالف کو مقاصد کو تدبیر سے روک دینا (مفردات راغب) ابن الاثیر مشہور فاضل لکھتا ہے۔ مکر اللہ۔ ایقاع بلائہ باعدائہ دون اولیائہ۔ مخالفان الٰہی پر عذاب کا ڈالنا اور مقربوں کو ان عذابوں سے محفوظ رکھنا۔ اب ان معنوں کے رو سے دیکھئے کوئی اعتراض نہیں۔ مخالفین نے مخفی تدبیریں کیں۔ خدا نے ان کی تدبیروں کو روک کر انہی پر ان کا نتیجہ ڈالدیا۔ اسی واسطے فرماتا ہے۔ ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ۔ دیکھئے یہاں المکر کے ساتھ السیئ بھی آیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ مکر محمود بھی ہوتا ہے اسی واسطے مفردات راغب میں لکھا ہے کہ وذلک ضربان مکر محمود و ہو ان یتحری بذلک فعل جمیل (جس سے نیک کام کے کرنے کا قصد کیا جائے) وعلے ذلک قال اللہ - واللہ خیر الماکرین۔ میرے خیال میں اس قدر فی الحال آپ کے لئے کافی ہے بشرطیکہ آپ خدا ترس دل سے کر احقاق حق کے لئے اسپر غور کریں۔

دوئم۔ آپ لکھتے ہیں اللہ نیکی کا بانی ہے مگر دوسری جگہ $\frac{\text{اعراف}}{۲۲}$ ۹ میں ومن یضلل اور $\frac{\text{النحل}}{\text{رکوع ۱۳}}$ ۱۴ میں ولکن یضل من یشاء آیا ہے۔

سنئے صاحب! اول تو اضلال کے معنے ہی کئی ہیں جب ایک دفعہ آیات محکمات سے ثابت ہو چکا کہ اللہ ہدایت کرتا ہے تو پھر گمراہ کرنے کے معنے صحیح نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ءاذا ضللنا فی الارض میں بمعنی ہلاکت ہے پس یضل کے معنے ہیں ہلاک کرتا ہے دوم اضلال شیطان بھی کرتا ہے اور اللہ بھی۔ چنانچہ (۱) انہ عدو مضل مبین (۲) اضل فرعون قومہ (۳) واضلہم السامری بھی وارد تنزیل ہے اور اللہ کی طرف بھی اضلال کی نسبت ہے۔ مگر اللہ کن کو گمراہ مقرر کرتا ہے یعنی کن پر گمراہی کا فرد جرم لگاتا ہے وہ خود ہی بیان فرماتا ہے۔ یضل اللہ الظالمین (۲) وما یضل بہ الا الفاسقین۔ (۳) کذلک یضل اللہ من ہو مسرف مرتاب۔ ان آیات کے پڑھنے سے صاف کھل گیا کہ اللہ کا گمراہ کرنا۔ گمراہ مقرر کرنا۔ نتیجہ اور ثمرہ ہے انسان کی اپنی ہی گمراہی۔ فسق۔ ظلم۔ اسراف۔ ارتیاب کا اور یہ قانون الٰہی ہم ظاہر میں بھی دیکھتے ہیں اگر تم اپنے کمرے کی کھڑکیاں اور روشن دان بند کر دو گے تو ضرور ہے کہ اندھیرا ہو جائے یہ ظلمت نتیجہ ہے۔ تمہارے اپنے ہی فعل کا۔ سمجھے؟ پس آیات میں کوئی اختلاف نہیں۔

سوم۔ ایک طرف عورتوں پر زیادتی کی ممانعت ہے اور دوسری طرف عورتوں کی کم قدری ہے۔ پہلے تو پادری صاحب خود ہی انصاف کریں کہ زیادتی بمعنے ظلم اور کم قدری میں کیا تناقض ہے دوم آپ آیت پیش کرتے ہیں۔

فان لم یکونا رجلین۔ فرجل وامرءتان یعنے گواہی میں اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی منظور ہو گی۔ ایک مرد کی بجائے دو عورتیں کے رکھنے کی وجہ بھی اللہ تعالیٰ نے بیان کر دی ہے ان تضل احدہما فتذکر احدہما الاخری۔ ایک کو بھول جائے تو دوسری یاد کرا دے۔ مرد اور عورت میں یوں بھی جو فرق ہے اس کا بیان ذرا طوالت کو چاہتا ہے پادری صاحب اگر دونوں کے حالات پر غور کریں گے اور انگریزی قوم کے طرز عمل اور قوانین کو دیکھیں گے تو خود اس بات کو مان جا دینگے کہ عورت کو وہ درجہ نہیں دیا گیا جو مرد کو حاصل ہے اور اسلام نے انگریزوں سے زیادہ حقوق دئے ہیں۔

چہارم۔ ایک جگہ لکھا ہے بدلہ نہ لو صبر کرنا بہتر ہے اور دوسری جگہ ہے۔ جیسا کوئی سلوک کرے ویسا کرو۔

اس کے جواب میں عرض ہے کہ اول تو آپ نے بدلہ نہ لو کا جو حوالہ دیا ہے وہاں کوئی ذکر نہیں ہاں اس سے پہلے ایک آیت ہے اسمیں یہ مضمون ہی نہیں بلکہ وہاں تو لکھا ہے۔ ثم جاھدوا و صبروا۔ پارہ ۱۴ رکوع ۱۵ - النحل۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ۔ انہوں نے اللہ کی راہ میں مجاہدہ کیا اور اس پر جمے رہے۔ صبر کے معنے یہی ہیں۔ آپ اُردو محاورے کو عربی میں استعمال کرتے ہیں۔ یہ غلطی میں ڈالنے والا طریق ہے۔ دوم۔ صبر کو بہتر فرمانا اور برابر کا بدلہ لینے کی اجازت دینے میں کوئی اختلاف نہیں قرآن کریم نے انجیل کی طرح ایک پہلو پر زور نہیں دیا بلکہ فرمایا فمن عفی واصلح۔ جو معاف کر دے اور اس معاف کرنے میں اس مجرم کی اصلاح ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے اور من عاقب بمثل ما عوقب بہ بھی بذریعہ حکام ہے۔

پنجم۔ عیسیٰ اپنے لوگوں کا رب ہے اس کا اختلاف ہے "عیسیٰ بندہ اللہ کا ہے"۔ پادری صاحب! خدا سے ڈرو۔ قرآن کے پارہ ۱۸ سومنین رکوع ۴ آیت ۴۹ میں تو کجا تمام قرآن مجید میں ہرگز اس مضمون کی کوئی آیت نہیں کہ عیسےٰ اپنے لوگوں کا رب ہے، آپ وہ آیت پیش کریں۔

ششم۔ عیسےٰ روح اللہ کلمہ ہے اس کا اختلاف عیسیٰ بندہ ہے سے ہے روح اللہ قرآن میں کہیں نہیں آیا۔ روح منہ ہے اور یہ صحیح ہے۔ عیسیٰ کی روح خدا ہی کی طرف سے اسی کی مخلوق تھی آخر تو آپ کے عقیدے کا رد ہے کیونکہ آپ اسے اقنوم ثالث ٹھہراتے ہیں اور یہ خصوصیت سے اس لئے فرمایا کہ یہود کا رد مقصود ہے جو مسیح کی پیدائش کو ناجائز ٹھہراتے تھے اللہ نے فرمایا کہ اس کی پیدائش ناجائز نہیں اور کلمۃ، کی تفسیر دوسری جگہ موجود ہے کما قال ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسے ابن مریم یعنے اے مریم اللہ تجھے اپنے کلام سے ایک بیٹے کی بشارت دیتا ہے۔ جس کا نام مسیح ہو گا۔ مطلب یہ ہے کہ مسیح کی پیدائش کی خبر بذریعہ کلام الٰہی پہلے دیگئی اس لئے وہ خدا کا کلمہ ہیں اور تمام جہان خدا کا کلمہ ہی ہے۔ لوکان البحر مدادا[۱] لکلمت ربی پھر لا تقولوا ثلثۃ[۱] - انتھوا خیرا لکم[۲] - انما اللہ الہ واحد سبحنہ[۳] - لن یستنکف المسیح ان یکون عبدا للہ[۴]۔ یہ پانچ ثبوت ہیں اس بات کے کہ یہاں کلمہ کے وہ معنے نہیں جو آپ سمجھے۔

ہفتم۔ لڑائی اللہ کی راہ میں چاہیئے۔ دوسری جگہ فرمایا۔ لا اکراہ فی الدین - میں نہیں سمجھتا اس میں کیا اختلاف

ہے واقعی دین کے لئے کوئی جبر نہین مگر جب جنگ کرنی پڑے دین کو بجبر منوانے کے لئے نہین بلکہ اپنی خود حفاظتی کے لئے تو پھر وہ ذاتی اغراض پر مبنی نہین ہونی چاہیئے نہ دنیا کے مال کے حصول کے لئے بلکہ فی سبیل اللہ۔

دیکھئے اسی آیت مین جس کا حوالہ آپنے دیا ہے بقر پارہ ۲ رکوع ۱۴ مین وقاتلوا فی سبیل اللہ کے ساتھ الذین یقاتلونکم یعنے تم لڑو مگر اللہ کی راہ مین اور وہ بھی ان سے جو تم سے لڑتے ہین۔ اب فرمایئے پادریصاحب کیا اعتراض باقی رہا۔

ہشتم۔ ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیاٰتکم وندخلکم مدخلاً کریماً اور یتوب اللہ علی المومنین مین اختلاف بتایا ہے۔

خدا جانے پادری کی الٹی سمجھ نے اس مین کیا اختلاف سمجھا سیدھی بات ہے کہ جو کبائر سے بچین ان سے دکھ دور ہوتے جائین گے اور مدخل کریم مین داخل ہون گے اور خدا مومنون پر رجوع برحمت کرتا ہے۔ اختلاف کیا ہوا غالباً نجات کا مسئلہ آپ پر نہین کھلا۔ ہمارا عقیدہ سن لو۔ نجات فضل پر ہے اور اس فضل کو جذب کرنے والے ہین۔ اعمال صالح اور اعمال صالح ثمرات ہین ایمان کے۔ پس نجات کے لئے تینون ضروری ہین اس مسئلہ کو قرآن شریف نے خوب حل کیا ہے الذین آمنوا کے ساتھ وعملوا الصالحات بالالتزام آتا ہے کیونکہ ایمان وہی معتبر ہے جس کے ساتھ عمل صالح ہو۔ ایمان بغیر عمل صالح مثل درخت بغیر ثمر و برگ و شاخ کے ہے۔ جسکو پانی بھی نہ ملتا ہو۔ خدا نے فرمایا ہے۔ الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون اولٰئک ھم المومنون حقاً۔ یعنے مومن وہ ہین جو نماز قائم کرین زکوٰۃ دین۔ اللہ کے دئے سے خرچ کرین۔ پس یہ صحیح ہے کہ معافی ایمان سے ہے اور یہ بھی صحیح کہ معافی نیک کامون سے ملتی ہے۔

نہم۔ (سیدنا) حضرت محمد (صلعم) گناہگارون کا شافی (؟) نہین۔ پھر امتی کیون کہتے ہین۔

یہ سوال ایسا مہمل ہے کہ اس کی عبارت اس کی لغویت کی شاہد ہے۔ قرآن شریف مین ہرگز کوئی آیت نہین کہ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) گناہگارون کے شافع نہین۔ اگر ہے تو دکھاؤ۔ جو حوالہ دیتے ہو۔ سورہ انعام پارہ ۷ رکوع ۲۔ لیس لھم من دونہ ولیّ ولا شفیع لعلھم یتقون۔ اسمین یہ مضمون نہین۔ سنو! لا شفیعٌ اور لا شفیع مین فرق ہے۔ لاشفیعَ مین لا نفی جنس کا ہے جس کے معنے ہو سکتے ہین کوئی بھی شفیع نہین۔ مگر لا شفیعٌ کے یہ معنے نہین۔ اس کی شہادت عربی نحو دان دے سکتے ہین قرآن شریف مین دوسری جگہ من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ مین اس مسئلہ کو حل کر دیا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ شفاعت ہوگی مگر اذن الٰہی سے۔ یعنے خدا جسکی نسبت اجازت دیگا۔ شفاعت کے معنے اس قسم کی سفارش نہین جیسی بعض ذی وجاہت آدمی کسی مجسٹریٹ کے آگے کسی مجرم کی کر دیتے ہین۔ شفاعت کے مضمون کو حضرۃ اقدس نے خوب سمجھایا ہے۔ رسول اکرم کی شفاعت تو یہ ہے کہ انہون نے ہدایت کی راہ بتائی۔ کہ یہ راہ نجاۃ کو پہونچا دیگی۔

دہم۔ ایک جگہ نجات نیک اعمال سے ہوتی ہے اور دوسری جگہ محمدؐ پر ایمان سے ہوتی ہے اسمین بھی کوئی اختلاف نہین آپ کی سمجھ کا قصور ہے۔ والذین اٰمنوا وعملوا الصالحٰت اولٰئک اصحٰب الجنۃ فرماکر دوسرے موقعہ پر سورہ آل عمران پارہ ۳ آیت ۳۱ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ فرمایا۔ فاتبعونی کے معنے یہ نہین کہ حضرت نبی کریم پر ایمان لاؤ جیسا کہ آپ سمجھے ہین بلکہ مطلب یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو۔ یہ گویا اعمال صالح کی تعریف ہے اعمال صالح یہ ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے آؤ اور ویسے کام کرو۔ جیسے انہون نے کئے۔

یازدہم۔ قبلہ کی ضرورت نہین بقرہ پارہ اول رکوع ۱۴ اور قبلہ مقررہ کعبہ ہے۔ بقرہ پارہ اول رکوع ۱۵۔ آپ وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ کے معنے غلط سمجھے ہین۔ جناب اس سے تو یہ مراد ہے کہ مشرق مغرب سب اللہ کا ہے۔ اے نبی کے پیرو لوگو! جدھر تم منہ کرو گے اسی طرف ہی اللہ تعالیٰ کی توجہ ہوگی اور یہ بالکل امر واقعی نکلا کیونکہ صحابہ نے جدھر رخ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی فتح ونصرت کے اسباب بہم پہونچا دئے۔ چنانچہ ہندستان ہی مین دین اسلام بغیر جبر واکراہ دور دراز اطراف مین پھیل گیا۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اکمل - ۲۰ جولائی ۱۹۰۹ء

نوٹ - بوجہ عدم گنجائش تاحال مضمون رکا رہا۔

دار الامان

مرکز کی چھوٹی چھوٹی باتون مین بھی ایک مقناطیسی اثر ہوتا ہے یہی باتین روایات کا جامہ پہنکر آنیوالی اُمتون کے لئے باعث ازدیاد ایمان ہوا کرتی ہین۔ پچھلے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر چند باتین مین نے وہان ایسی دیکھین۔ جن کا نقش آج تک مین اپنے دل پر ویسا ہی گہرا پاتا ہون۔ میرا چھوٹا بھائی عزیز ولی محمد خان بھی جو جلسہ مین شامل تھا۔ مجھے کہنے لگا کہ عزیز جعفر جو پچھلے چند روز تعلیم الاسلام مین رہگیا ہے چلتی دفعہ اُس نے کہا تھا کہ وہان کے ایک شیر فروش کا حساب وہ اب تک نہین کر سکا دو روپیہ کے قریب ہوگا دریافت کر کے اُسے رقم دی جائے ہم نے احمدی شیر فروشون کی دوکانون سے بہتیرا استفسار کیا کچھ پتہ نہ ملا۔ ہمین نہ نام معلوم نہ کوئی پتہ۔ آخر دار الامان کے رہنے والے ایک بھائی کی مدد سے ہم تلاش مین کامیاب ہوئے اس قابل رشک نوجوان کا نام میان عبد اللہ احمدی شیر فروش تھا وہ ان دنون بیمار تھے اور ہمین خارجاً معلوم ہوا کہ عیال وہری اور بیماری کی وجہ سے بیکاری کے باعث سخت ابتلا مین ہین۔ میرے عزیز بھائی نے انہین تین روپے دیتے ہوئے کہا کہ ممکن ہے بچے کا تخمینہ حساب ٹھیک نہ ہو آپ اپنا بقایا بتلا دین یہ سنکر وہ جوان ہنسا اور کہنے لگا بے شک بچے کا تخمینہ غلط ہے کیونکہ مجھے صرف ۳ ار چاہئین اور یہی رقم اُس کے بڑے اصرار سے لی اور ہمین ایک نہایت قیمتی سبق دیکر علیحدہ ہوا۔

اُسی رات کو عزیز ولی محمد خان معہ عزیز محمد صدیق احمدی دوکاندارون سے کچھ دودھ اور روٹی لینے بازار گئے اتفاق سے ان کے پاس بھنے ہوئے پیسے نہ تھے۔ مطلوبہ اشیاء کے ساتھ وہ روپیہ بھی واپس لائے اور ظاہر کیا کہ اتفاق سے دوکاندارون کے پاس بھی اس وقت پیسے نہ تھے اور انہون نے باوجود اصرار یہ کہہ کر روپیہ واپس کر دیا۔ کہ ہماری نسبت آپ بہتر یاد رکھینگے اور صبح ہم کو آسانی سے پہونچا سکینگے یہی دودھ والے نے کہا اور یہی روٹی والے نے۔ یہ سالانہ جلسہ کا موقعہ تھا۔ مخلوق کے اس اژدہام مین بھی اپنے بیگانے کی تفریق کا خیال ان کی حق بین نظرون مین جگہ نہین پا سکا۔ صبح کو ہم سو کر اُٹھے تو فیروزپور کے ایک بھائی نے کہا کہ یہ واسکٹ کی جیبین بھی کچھ نہین ہوتین۔ جو کچھ اُنمین ہو بس غائب۔ یہ کہکر وہ کچھ سوچنے لگ گیا اور پھر دفعتاً باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد (اب مجھے یاد نہین کہ چونی تھی کہ اٹھنی تھی) ہاتھ مین لئے ہوئے ہنستا ہوا اندر داخل

ہوا اور کہنے لگا کہ کل میری جیب مین ایک پیسہ تہا اور ایک یہ چونی یا اٹھنی۔ مین نے کل دوکان سے ایک پیسہ کے ریوڑ لئے تھے مجھے خیال آیا شاید پیسہ کی بجائے مین اٹھنی دے بیٹھا ہون اب جو اس بھائی کے پاس گیا اور اسے کہا کہ جیب سے پیسہ بھی غائب ہے اور اٹھنی بھی اور کل فلان وقت مین نے پیسے کے ریوڑ آپ سے لئے تھے۔ ممکن ہے کہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہو اور مین نے یہان اٹھنی دی ہو اور پیسہ کہین ویسے ہی گر گیا ہو۔ جب یہ اس پاکیزہ ہستی کے پاک نفس دوکاندار نے یہ رقم اٹھا کر مجھے دیتے ہوئے اُسی معروف اور پیارے احمدی لہجہ مین جو خلق عظیم سے ظلی طور ان کو حصے مین آیا ہے۔ کہا۔ پیارے بہائی میرے بلاتے بلاتے اور پیسے گنتے گنتے آپ میری آنکھون سے اوجہل ہو گئے مجبوراً مین نے امانت کے طور پر انہیں رکھ لیا اور الحمد للہ کہ آپ نے مجھے آج اس بوجھ سے سبکدوش کیا۔ مین ایسے واقعات کی کوئی طویل فہرست نہین دینا چاہتا اور نہ یہ ممکن ہے یہ احمدی قوم کی زندگی کا عملی پہلو ہے۔ ایک بیوگرافر اپنی ایک ہی ہیرو کے عملی زندگی کے ہزارہا واقعات سے صرف چند واقعات لے سکتا ہے تو مین ایک قوم کے حق مین کہان تک یہ انصاف کر سکتا ہون

فائز از ہمبڑان (لودیانہ)

زیور

قاضی اکمل نے اخبار "بدر" مین اور مینکے اپنے جلسہ احمدیہ خواتین مین یہ سوال اُٹھایا تہا کہ زیور و برقع پر بہنین اپنی اپنی رائے کا اظہار کرین۔ مگر افسوس کہ مایوسی حاصل ہوئی یعنے کسی نیک ستارہ نے اس پر چال توجہ نہین فرمائی کوئی بتائے یا نہ مین اپنی رائے ظاہر کئے دیتی ہون زیور بے شک ہماری زینت بھی ہین اور ضروری بھی ضروری اس لئے کہ جو خاوند کی طرف سے مہر ملتا ہے وہ اگر زیورات کی شکل مین ہو تو زیادہ محفوظ رہ سکتا ہے مرد اِتنا خرچ کرتے ہین کوئی پوچھنے والا نہین مگر عورت کوئی زیور بنوا لے جو اخیر مین انہین کے کام آتا ہے قبر مین ساتھ تھوڑا ہی لے جاتی ہے تو وہ اعتراض کرتے ہین گو مین ذاتی طور سے زیورون کو ناپسند کرتی ہون چنانچہ بچپن سے ہی مجھے زیور کا کوئی شوق نہین اور نہ الحمد للہ اب ہے مگر عام مستورات کو مین یہی رائے دونگی کہ زیور ان کے لئے مفید ہے) مگر اپنی آمدنی دیکھ کر جہان تک ضروریات زندگی سے بچت ہو اس کا زیور بنوا سکتی ہین اتنا زیور کا شوق بھی نہین چاہیئے کہ آج ایک بنا ہے کسی اور کا اچھا دیکھا تو دوسرے دن توڑ کر اور اسی طرح کا بنوا لیا جسمین ٹانکے لگ لگ کر سوائے نت نئے نقصانات ہونے کے اور کچھ فائدہ نہین زیور خوش نما اور تھوڑا سا ہلکا ہو۔ بوجھل زیور تو وبال جان ہو جاتا ہے پس میری تو یہ رائے ہے

برقع

اور برقع کی نسبت عرض ہے کہ مین نے بہت سوچا کہ برقع کے سوائے کونسی چیز ہے کہ جس سے پوری طرح با اطمینان پردہ ہو سکے مگر اب تلک میری سمجھ مین نہین آیا۔ عورتون کو تو یہان تک اپنی عصمت و پاکدامنی مرغوب ہے کہ انہون نے اپنی حفاظت کے لئے اپنی تئین زندہ در گور کر لیا اور زندہ در کفن یہ موجودہ برقع جو کہ عام طور پر پہنا جاتا ہے گویا کفن ہے چادر کو ہمارے حضرت امیر المومنین اکثر پسند فرمایا کرتے ہین مگر مین کہتی ہون کہ اگر مرد غض بصر کی عادت ڈالین تو چادر مفید ہو سکتی ہے مگر جب مرد ہی نیچی نگاہین نہ رکھتے ہون تو چادر کیسے مفید ہو چادر کا سنبھالنا اور خاص کر جب کہ بچہ گود مین ہو مین تو کہتی ہون سخت مشکل ہے اور دوسرے دنیا مین اعتراض کا دروازہ کُھلا ہے اس زمانہ مین اکثر برقع کا استعمال ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت چادر کا استعمال عام تہا اس لئے کوئی اعتراض نہ ہو سکتا تہا۔ مین کہتی ہون کہ عورتون نے اس کفن مین ... اپنا آپ چھپایا تو کیسے ہی بے حیا ہون وہ مرد جو مردون کی جانب بھی آنکھین پہاڑ پہاڑ کر دیکھین پھر ایسی حالت مین برقع ایک بہترین پردہ ہے ابھی چادر کا وقت نہین آیا خداوند کریم وہ وقت لاوے کہ آنکھین حیا بھری ہون اور نگاہین پاکباز ہو جاوین۔ اگر موجودہ برقع مین کچھ نقص ہین تو ہمین کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ دور کئے جاوین۔ والسلام۔

اہلیہ اکمل از قادیان

لباب الاحادیث۔ سول اینڈ ملٹری نیوز لودیانہ کے ایڈیٹر مولوی مصباح الدین صاحب کو ایک قلمی نسخہ مولانا محمود کا ... لباب الاخبار نام ملا ہے جسمین ... احادیث مختلف مضامین کی ہین آپنے اس کا ترجمہ کیا ہے چونکہ مولوی مصباح الدین کی حیثیت صرف ایک مترجم کی ہے اس لئے مجبور ہون یہ صرف بتانا ہی کہ ترجمہ اچھا مطلب خیز سلیس بامحاورہ کیا ہے اگر یہ خود احادیث کا انتخاب کرتے تو مین ضرور کہتا کہ بعض ضعیف حدیثین (بہتر تہا) کہ درج نہ کی جاتین جن سے سوا اس کے کچھ فائدہ نہین کہ ان کا مضحکہ اڑایا جائے۔ اخیر مین مقلد غیر مقلد کی بحث چھیڑ کر آپنے اپنی کتاب کی ہر دلعزیزی کو خواہ مخواہ نقصان پہنچایا ہے یہ کتاب نہایت عمدہ کاغذ پر بہت خوشخط اور صاف نستعلیق سرکاری

تحفۂ کشمیر

(صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب)

یہین ہے اگلا جہاں بھی دکھایا مجکو
ہو ساغرِ مئے اُلفت پلا دیا مجکو

بتاؤں کیا کہ مسیحا نے کیا دیا مجکو
مین کرمِ خاکی تہا انساں بنا دیا مجکو

کسی کی موت نے سب کچھ بھلا دیا مجکو
اس ایک جھٹکے نے ہی سٹ پٹا دیا مجکو

کسی نے ثانیٔ شیطاں بنا دیا مجکو
کسی نے لیکے فرشتہ بنا دیا مجکو

نہ اسکے بغض نے پیچھے ہٹا دیا مجکو
نہ اسکے پیار نے آگے بڑھا دیا مجکو

یہ دونوں میری حقیقت سے دور ہیں محمود
خدا نے تھا جو بنانا بنا دیا مجکو

کبھی جو طالب دیدِ رخ نگار ہوا
تو آئینہ مین مرا منہ دکھا دیا مجکو

جفائے اہل جہاں کا ہوا جو میں شاکی
تھپک کے گود مین اپنی سلا دیا مجکو

جہاں حسد کا گذر ہے نہ دخل ہے کین ہے
ہے ایسے ملک کا وارث بنا دیا مجکو

مرا تو دل تہا کہ بڑھ کر نثار ہو جاؤن
پر اُسکی تیرِ نگہ نے ڈرا دیا مجکو

مرا قدم تھا کبھی عرش پر نظر آتا
الٰہی خاک میں کس نے ملا دیا مجکو

غمِ جماعتِ احمدؐ نہیں سہا جاتا
یہ آگ وہ ہے کہ جس نے جلا دیا مجکو

عطیۂ میر

(از میر ناصر نواب صاحب)

مین ہون بیمار تو شفا دیدے
جسم اور رُوح کی غذا دیدے

تیری دوری نے کر دیا برباد
قرب مین اپنے مجکو جا دیدے

مجھ سے واقف ہے مجھ سے بڑھکر تو
کیا کہوں تجھسے مجکو کیا دیدے

میری فطرت کے کر عیاں جوہر
جو ہے مجھ مین گڑا دبا دیدے

زنگ نے اس کو کر دیا ہے خراب
دل کے آئینہ کو جلا دیدے

علم دے عقل دے ہدایت دے
خشیت و خوف و اتقا دیدے

جامِ اُلفت پلا مرے دل کو
آنکھ کو سرمۂ حیا دیدے

جسپہ قربان ہو بقا سو بار
فضل سے اپنے وہ فنا دیدے (۲)

بعد جس کے نہ ہو فنا ہرگز
اپنے بندے کو وہ بقا دیدے (۱)

اپنی مرضی پہ تو چلا مجھ کو
وہ تسلیم اور رضا دیدے

تو اندھیرون سے مجکو باہر کر
دل بے نور کو ضیا دیدے

سارے لذات سے تو کر دے محو
لذت ذکر اور دعا دیدے

ان چند سیرتون سے رکھکر دور
مجکو تو سایۂ ہما دیدے

بیوفا دوستون سے مجکو بچا
اب کوئی یار باوفا دیدے

اپنی اُلفت کا لطف بخش مجھے
لذت گریہ و بکا دیدے

دست و پا میرے ہوگئے ڈھیلے
اب کوئی اور دست و پا دیدے

کر عطا مجھ کو ہمت عالی
دل بیدل کو حوصلا دیدے

کام کرنے کی مجکو طاقت بخش
مجکو مضبوط تر قوی دیدے

دل زمینی کی مجھ مین قوت دے
خیلِ فہم اور ذکا دیدے

کر مری مشت خاک کو اکسیر
پاس سے اپنے کیمیا دیدے

اپنے ناصر کی دستگیری کر
اس کو ایمان اسخدا دیدے

مصادرات صدر انجمن احمدیہ

ایک شخص مسمی سید سلامت علی سکنہ بریلی برنگ گندمی جسم دبلا پتلا (اور ضیق النفس کی اسے بیماری ہے) نے مدت سے یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ وہ احمدیوں کے پاس جاتا ہے اپنے آپ کو احمدی جتاتا ہے اور اپنے متعلق فرضی پُر درد حکایتیں سنا کر مدد کا خواہاں ہوتا ہے۔ چنانچہ بہت سے احمدی احباب ان کے اس دام میں آ گئے ہیں وہ اپنا نام بھی تبدیل کر لیا کرتے ہیں۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ احتیاط فرماویں۔ محمد علی

چکوال میں انجمن احمدیہ باقاعدہ قائم ہو گئی ہے۔ لہذا تحصیل چکوال کے تمام احمدی اپنا پتہ معہ رقم ماہوار چندہ سے جو وہ دینا پسند فرماویں۔ مولوی نور محمد صاحب خیاط متصل مسجد حجامان مقام چکوال کے پتہ پر اطلاع دیں تاکہ رجسٹر میں باقاعدہ اندراج ہو جاوے۔ نیز وہاں احمدیوں کی مسجد بن گئی ہے لہذا جو صاحب وہاں تشریف لاویں ان کے لئے مسجد میں آرام وہ جگہ طیار ہے۔ محمد علی۔ سکرٹری۔

التجاء دعا

قاضی حبیب اللہ صاحب سوداگر ایک مقدمہ فوجداری میں ماخوذ ہیں۔ اپنے احباب سے نہایت عجز و الحاح کے ساتھ دعا مخلصی کے خواستگار ہیں۔ ضرور دعا کی جاوے۔ ۲۰ ستمبر تاریخ ہے۔

ایک پرجوش طالب علم

بابو محمد اسمٰعیل صاحب ٹیلر ماسٹر سیالکوٹی کے عزیز میاں عبدالعزیز سٹوڈنٹ فورتھ ہائی کلاس تعلیم الاسلام قادیان موسم گرما کی تعطیلوں میں سب طالب علموں سے زیادہ قریباً ایک سو روپیہ اپنے سکول کے لئے جمع کر کے لائے ہیں جس میں سے ایک حصہ غیر احمدیوں سے بھی وصول کیا گیا ہے۔

سیالکوٹ کے چھوٹے بڑے ایک ہی رنگ میں رنگے ہوئے نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے پُرجوش کام کرنیوالے طالب علموں میں ترقی دے کیا اچھا ہو اگر ایک تمغہ ایسے باہمت طلباء کے لئے مقرر کیا جاوے تاکہ ان کی ہمت بڑھے۔

زلزلہ - ۷ ستمبر عشاء کے وقت ۹ بجے کے قریب ایک زلزلہ آیا غافل رہیں بیدار ہوں اور خشوع و تضرع اختیار کریں۔

معزز معاصر ہندوستانی لکھنؤ نے ایک کتاب پر جو انگریزی سے اردو میں مراد آباد کے ایک ہندو اہل قلم نے ترجمہ کی ہے ریویو کرتے ہوئے اس کی زبان پر یہ رائے ظاہر کی ہے۔

بعض مقامات پر بلا ضرورت ہندی الفاظ بھی داخل کر دئے گئے ہیں جو غیر ہندی دان پبلک کو سمجھنے میں کچھ بھی مدد نہیں دیتے ہمارے خیال میں تحصیل کتب۔ شانتی۔ پرکاش کی نسبت مفید خاندان تسکین۔ ظاہر زیادہ عام فہم ہیں۔ بہر حال ہم کو امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں مترجم صاحب ان عیوب کی اصلاح کر دیں گے"

مسلمان جو اردو کی حمایت کرنے کے لئے بدنام ہیں وہ اس کے سوا اور کیا کہتے ہیں کہ عام فہم اور مستعمل الفاظ کی جگہ غیر مانوس ہندی یا سنسکرت الفاظ کی بھرتی سے زبان کو تباہ نہ کیا جاوے اور ایک جماعت کے لئے اس کو ناقابل فہم نہ بنایا جائے۔ مگر مسلمانوں کا یہ کہنا بھی ناگوار گذرتا ہے اور انہیں مطعون کیا جاتا ہے۔ (وطن) (مگر اس بات کا کیا علاج کہ خود ہمارے بھائی اپنی انجمنوں اپنے مکتبوں تک کے نام ہندی میں رکھتے ہیں۔

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم کہ با من ہر چہ کرد آن آشنا کرد۔ بدر)

آریہ سماج کی اندرونی حالت - ہم دنیا بھر کو اپنا بنانے کا دعویٰ کرتے ہوئے اپنوں تک کو بیگانہ بنا رہے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارے ہاتھوں میں رشی کے پاک مشن کی بھی دنیا میں مٹی پلید ہو رہی ہے۔ آپ ملک بھر میں گھومئے اور ایک ایک آریہ سماج کو بچشم خود دیکھئے اور آپ کو یہ معلوم کر کے تعجب و افسوس ہوگا کہ ملک بھر میں ایک بھی سماج ایسا نہ نکلیگا کہ جس میں خانہ جنگیاں موجود نہ ہوں خواہ وہ بہت بڑا سماج ہو یا دس پانچ ممبروں کا۔ (مسافر آگرہ) آریوں کو اپنے بھائی کا عطیہ سارٹیفکیٹ مبارک

مرحبا خوب تواضع کی

بڑا پنج کے جھگڑے سے آگرے کے مسافر کو مولانا عبد الماجد احمدی کے خوف سے بخار آ گیا۔ تاہم جوں توں کر کے بھاگلپور سے بھاگا۔ مونگھیر پہونچا۔ مگر وہاں بھی احمدیوں نے آڑے ہاتھوں لیا۔ مباحثہ کا چیلنج دیا۔ تواضع میں کوئی دقیقہ نہ اوٹھا رکھا تاہم اس نے اپنی خیر اسی میں منائی کہ کانکت کا ٹکٹ لگوا کلکتہ کا ٹکٹ لے لیا۔ خیال ہے کہ وہاں بھی احمدی موجود ہیں۔

آریہ مسلمان ہوا - حضرت مولانا نے مہابیر دیا نندی برہمن کو فتح اسلام احمدی بنا لیا۔ شدھی مبارک۔

شملہ - منشی برکت علی صاحب رقمطراز ہیں کہ خواجہ صاحب کے چوتھے لیکچر کے لئے جناب چودھری پیر بخش صاحب بیرسٹر ایٹ لا اور جناب پیر محمد خان صاحب پلیڈر کے مشورے سے متولی مسجد جناب مولوی محمد عبد الغفور نے جامع مسجد کا ہال دیدیا جسمیں سیرۃ نبی کریم کا بیان تھا۔ لکچر پورا مؤثر ثابت ہوا یہاں تک کہ صدر جلسہ نے کہا۔ اسلام میں ایسے قابل فخر اشخاص کا ہونا غنیمت ہے اور کیا ہی بہتر ہو کہ خواجہ صاحب ایام تعطیلات میں ہر سال شملہ میں آ کر چند ایک لکچر دیا کریں۔ تا لوگوں میں اسلام کی حقانیت جاگزین ہو (کہاں وہ وقت۔ جب خواجہ صاحب شملہ پہونچے تو جامع مسجد والوں نے سخت مخالفت کی اور عین وقت پر انکار کر دیا کہ مسجد میں لیکچر نہ ہو حالانکہ اعلان تھا کہ مسجد میں ہو یہ انکار لیکچر کے دن گیارہ بجے ہوا اسی وقت ٹاؤن ہال کی تجویز ہوئی اور باوجود تین چار گھنٹوں کے اعلان کے خلقت ویسی ہی تھی۔ دوسرے دن دو لکچر ہوئے۔ اہل مسجد نے یہ کہا کہ یہ لوگ مسلمان نہیں۔ لیکن تین لکچروں کے بعد چونکہ ابھی ایک لکچر ناکمل تھا اور مکان کا انتظام نہ تھا اس لئے شملہ پبلک نے اہل مسجد کو مجبور کیا کہ اگر احمدی جماعت مسلمان نہیں تو پھر اور کون لوگ مسلمان ہیں اور مجبور کر کے مسجد کا ہال چوتھے لکچر کے لئے تجویز ہوا جہاں آخری لکچر کامیابی سے ہوا اور وہ لوگ جو پہلے مخالفت میں شامل تھے وہ اب ہمارے ساتھ ہو گئے۔ یہ سلسلہ احمدیہ کی فتح ہے۔

وصیت نمبر ۳۶۴

میں خدا کو حاضر ناظر جان کر وصیت کرتا ہوں کہ میں احمدی ہوں اور مسیح موعود کو برحق جانتا ہوں بعد ادائے حقوق وارثین دسواں حصہ اشاعت اسلام کے لئے وصیت کرتا ہوں [illegible] قادیان میں دفن کیا جاوے اور یہ رقم صدر انجمن احمدیہ کو دیجاوے میری جائداد ۴ مربع اور دو حویلیاں ہیں۔ بعد ادائگی حقوق وارثان و قرضہ وغیرہ جو کچھ بچے اس کا دسواں حصہ قادیان میں صدر انجمن احمدیہ کو اشاعت اسلام کے لئے دیدیا جاوے تاکہ میں وصیت کے مطابق عمل کر دوں اور میں قادیان میں دفن ہو سکوں۔

العبد - پیر بخش سب انسپکٹر

گواہ شد - شیخ خضر حیات بحروف ہندی۔

گواہ شد - سید محمد حسین شاہ - اسسٹنٹ سرجن۔

میری موجودگی میں یہ وصیت کی گئی ہے بوقت ۹ بجکر ۳۰ منٹ شام - ۳۱ - اگست ۱۹۰۹ء

ایک رعائت

ماہ رمضان المبارک میں میاں محمد فخر الدین انجمن گولیکی ضلع گوجرات سے ظہور المسیح بجائے چھ آنے کے تین آنے پر ملیگی جو چاہے منگوا لے۔

بدھ وار - کی رات کو شملہ میں قریب ۱۰ بجے ایک اور زلزلہ پایا گیا۔ ایک رات قریب دو بجے رات کو بھی پایا۔

کمانڈر پیری آخر کار ۶ - اپریل کو خاص قطب شمالی پر پہنچے ایک دن وہاں ٹھہرے اگلے روز وہاں سے لوٹ آئے۔ ڈاکٹر کُک بھی

معزول شاہ ایران پایہ تخت طہران سے روس کو چل دئے اب امید ہے کہ تمام شورش رفع دفع ہو گی۔

قادیان میں ریل - کچھ دن ہوئے کہ ایک انگریز آئے تھے

سوانحعمری

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم بانی اسلام

مرتبہ

شردھے پرکاش دیوجی پرچارک براہمہ دہرم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُرآشوب زمانہ مین کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہین خواہ پادری صاحبان وغیرہ دانستہ کئی طور کے افترا کرکے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کی تحقیر کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہین ایسے وقت مین آریہ قوم مین سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھنے مین نہائت عجیب بات ہے مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھلایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایک نسخہ اس کتاب کا خرید لین - قیمت بھی بہت کم ہے - یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب دوبارہ دو ہزار جلد چھاپی گئی ہے - لکھائی - چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۵ ر ہے اور مجلد کی قیمت ۸ ر ہے ملنے کا پتہ - مینیجر برہم پرچارک نزد پنجاب براہمہ سماج لاہور

دفتر اخبار بدر سے کرو

شہادت الفرقان - مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب - تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب قیمت ۲ ر

معیار الصادقین - راستبازون کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت - قیمت ۳ ر

ظہور المسیح - اکثر مخالف کتابون کے اعتراضون کے جوابات - وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح - آئمۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے - قیمت ۶ ر

البرہان الصریح - پنجابی نظم مین دلچسپ - قیمت ۱ ر

چشمہ مسیحی - حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہین نہین ملتی قیمت ۳ ر

آئینہ صداقت - حضرت اقدس کی وفات پر نہائت عجیب رسالہ قیمت ۲ ر

مبادی الصرف - صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ - تصنیف امیر المومنین - قیمت ۲ ر

شری ہنہ کلنک درشن - حضرت مسیح موعود شری ہنہ کلنک اوتار ہین اس کا ثبوت ۸ ر

کرشن لیلا - لیکھرام کی ہلاکت - ۸ ر

سیر پرند - تمام شکار کے پرندون کے صحیح معلومات کا ذخیرہ باتصویر - قیمت عہ بجائے عہ کے -

الاستخلاف - شیعون کا رد - قرآنی آیات سے ایک نئی طرز مین - قیمت ۳ ر

نصف قیمت اور دو ماہ کی مہلت

عاشقان کلام الٰہی و خریداران کتب دینیہ کے لئے یہ اطلاع بیحد مسرت کا باعث ہوگی کہ ہم نے مندرجہ ذیل حمائلون کی قیمت یکم ستمبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۴ شعبان ۱۳۲۷ھ سے ۳۰ - اکتوبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ شوال ۱۳۲۷ھ تک نصف کردی ہے میعاد مقررہ کے بعد دوگنی یعنی اصلی قیمت لیجائیگی پس مسلمانون کو چاہیئے کہ اس نعمت غیر مترقبہ سے محروم نہ رہین -

(حمائل شریف معرا) نہائت خوبصورت جیبی سائز مجلد مصری کاغذ قیمت اصلی عسہ - رعایتی ۹ ر کاغذ سفید قیمت عسہ ر - رعایتی ۸ ر

(حمائل شریف مترجم اردو) نہائت صحیح خوشخط ہشت مہر مجلد قیمت اصلی عہ رعایتی عسہ ر - (حمائل شریف مترجم اردو) یہ ایک بینظیر حمائل شریف ہے ایک طرف اصل قرآن شریف اور ایک طرف ترجمہ نہائت خوشخط مجلد قیمت اصلی ۱۲ ر - رعایتی عہ ر

(حمائل شریف مترجم فارسی) صحیح چھپائی - کاغذ اعلیٰ درجہ کا - ہر فارسی دان کے لئے یہ لاجواب تحفہ ہے - قیمت اصلی للعہ رعایتی عہ -

ایک نیا حافظ قرآن شریف یا فہرست الفاظ الفرقان

بعض اوقات عوام الناس و خصوصاً اچھے اچھے حفاظ بھی اس تجسس اور تلاش مین پریشان ہوجاتے ہین کہ فلان آئت قرآن شریف کے کس پارہ کس رکوع اور کس سورہ مین واقع ہے اور گھنٹون قرآن شریف کی ورق گردانی کرنی پڑتی ہو اور سب سے مشکل یہ تہا کہ فلان لفظ کس رکوع مین واقع ہے پس ان تمام دقتون اور تکلیفون کو رفع کرنے کے لئے ہمنے ایک کتاب مسمی بہ نجوم الفرقان جدید لتخریج آیات القرآن المجید نہائت صحت و صفائی و بصرف زر کثیر طبع کرائی ہے گو اس سے قبل ایک کتاب بنام نجوم الفرقان مصنفہ ملا مصطفےٰ چھپی تھی لیکن وہ سخت مشکل اور مجموعہ اغلاط تھی اس لئے ہمارے کتب خانے نے محض بہ نیت حصول ثواب اور خدمت دین اسلام اس کو عام فہم اور آسان کردیا ہے پس ہر ایک ادنی و اعلیٰ مسلمان کا فرض ہو کہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ رہے اس کتاب کی خریداری گویا ہمیشہ کے لئے کسی حافظ قرآن کو مول لے لینا ہے قیمت عہ - رعایتی ۱۲ ر -

سنن ابی داؤد معہ شرح عون الودود قیمت اصلی ۶ رعایتی للعہ

تاریخ اسپین - قیمت اصلی ۳ ر رعایتی عہ ر

تفسیر عزیزی جلد اول قیمت اصلی عہ رعایتی عہ

ایضاً پارہ تبارک قیمت اصلی عہ ر رعایتی ۹ ر

ایضاً پارہ عم - قیمت اصلی عہ رعایتی ۸ ر

کبیری شرح منیۃ المصلی قیمت اصلی عہ - رعایتی عہ ر

تاریخ الخلفاء عربی قیمت اصلی عہ ر - رعایتی ۹ ر

درخواستین بنام شیخ محمد عبد اللہ ابن مولوی فقیر اللہ صاحب تاجر کتب لاہور - محلہ سادہوان -

نوٹ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا اور اخبار کا حوالہ ضرور دین -

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجرب

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتون مین سے آنکھین بڑی نعمت ہین اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہوگئے ہین کہ عام طور پر لوگ آنکھون کی بیماریون مین مبتلا ہین نوجوانون کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہین اور ضعف نظر کی عام شکائت ہے - مین نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا ہے اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے تصدیق فرمائی حضرت مسیح موعود ؑ کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بینظیر ہے اور علاوہ برین حضرت خلیفۃ المسیح حکیم مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنے کے بعد مین نے حضرت مولویصاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخہ کو آپ کی ہدائت کے موافق ترکیب و بکر طیار کئے ہین اور اب فائدہ عام کے لئے مشتہر کرتا ہون اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہین اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہو - قیمت سرمہ اول عہ قسم دوم عہ ر قسم سوم عہ - فی تولہ - قیمت ممیرا قسم اول عہ جسکو لوگ ۲۵ روپیہ فی تولہ پر فروخت کرتے ہین قسم دوم عہ - اگر اصلی نہ ہو تو واپس کرکر قیمت لے لو علاوہ ازین میرے پاس ہر قسم کی لنگی - زری، ریشمی - پشاوری - سوتی زرد سیاہ - بادامی - شہدی - افسری و سفید ٹکہ ٹسری (سبز مونگ ریشمی لنگیان ہین) وغیرہ ڈیڑہ روپیہ سے لیکر عہ روپے تک کی موجود ہین اور نیز کلاہ ہر قسم زری و سادہ اور ٹوپی رومی ہر قسم میری پاس موجود ہین جو چیز پسند نہ ہو معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنیکا اختیار ہو خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار - المشتہر - احمد نور - کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

مصدقہ و مجربہ حضرت خلیفۃ المسیح

مفرح یاقوتی

طاقت دینے والی دواؤن مین مشہور دوائین یاقوت - مرجان - مروارید - کہربا - کستوری - عود - فولاد - زعفران ریگ ماہی اور سونا ملاکر یہ مفرح بنی ہے - دل و دماغ اور روح کو تازہ کرتی ہے جسم کے مادون کی مصفی ومغز نخاع اعصاب اور قلب کو طاقت بخشنے کی یہ مفرح خاص دعویٰ رکھتی ہے جن لوگون کو بہت سخت دماغی محنت کرنی پڑتی ہے ان کی صحت کو قائم رکھتی اور طاقت کو بڑہاتی ہے فی زمانہ بے اعتدالیون کی وجہ سے جو نقص پیدا ہورہے ہین ان کی اصلاح کے لئے یہ مفرح بے نظیر طور پر موثر اور بارہا آزمودہ ہے دماغی اور اعصابی طاقتون کی پرورش کرنے مین اپنی آپ نظیر ہے قیمت فی ڈبیہ (۵ تولہ مفرح) چار روپے (للعہ)

المشتہر - حکیم محمد حسین موجد مفرح یاقوتی مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ - نولکھا لاہور سے طلب کرو -

(بدر پریس قادیان)